دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

ریفرینس نمبر:FMD-1415　　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　تاریخ:19-05-2019

حالتِ روزہ میں کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ اگر روزے کی حالت میں احتلام کی وجہ سے غسل فرض ہو جائے اور غسل کرنا ہو، تو دورانِ غسل ناک کے نرم حصے تک پانی پہنچانا ضروری ہے یا نہیں؟اسی طرح وضو میں ناک میں پانی چڑھانے کا کیا حکم ہے؟

سائل: محمد احمد عطاری (نیو کراچی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

کلی کرنا(اچھی طرح منہ کا اندرونی حصہ دھونا)اور ناک کے دونوں نتھنوں میں تمام نرم حصے کو دھونا(نرم حصہ ناک کی سخت ہڈی شروع ہونے سے پہلے تک ہے) غسل کے دو اہم ترین فرائض ہیں، جبکہ وضو میں یہ دونوں عمل سنت موکدہ ہیں۔اتنی بات میں روزہ دار و غیر روزہ دار کا کوئی فرق نہیں ہے۔

البتہ روزہ نہ ہو تو وضو اور غسل میں مذکورہ دونوں افعال ادا کرتے وقت ان میں مبالغہ کرنا، جداگانہ ایک مسنون و مستحب عمل ہے۔**کلی میں مبالغے** سے مراد یہ ہے کہ کلی کرنے کے دوران غرغرہ بھی کیا جائے۔یعنی حلق کی جڑ تک میں پانی پہنچا کر اسے خوب ہلایا جائے اور **ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغے** سے مراد یہ ہے کہ پانی کو سانس کے ذریعے کھینچ کر ناک کے نرم حصے سے آگے ناک کی جڑ تک پہنچایا جائے۔

جبکہ روزہ دار کے لئے وضو و غسل کے دوران کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے کے وقت مذکورہ بالا طریقے کے مطابق مبالغہ کرنا مکروہ ہے کہ حدیث مبارک میں مبالغہ کرنے کے حکم میں روزے دار کا استثناء کیا گیا ہے۔ نیز ان میں ذرا سی بے احتیاطی ہونے سے روزہ ٹوٹ سکتا ہے۔یعنی روزہ دار کلی کرتے وقت غرغرہ نہ کرے

کہ ممکن ہے حلق سے پانی نیچے اتر جائے۔ اگر ایسا ہوا، تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔اسی طرح پانی کو سونگھ کر ناک کی جڑ تک نہ پہنچائے کہ ذرا سی بے احتیاطی سے دماغ تک پانی پہنچ گیا، تو اس سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔

تنویر الابصارودرمختار میں ہے : " (وفرض الغسل، غسل) کل (فمه)۔۔۔(وانفه) حتی ما تحت الدرن (و) باقی (بدنه) " (ملتقطاً) یعنی غسل کے فرائض یہ ہیں کہ پورا منہ اندر سے دھویا جائے اور ناک کو یہاں تک کہ اس میں جمی ہوئی رینٹھ کے نیچے تک حصے کو دھویا جائے اور باقی سب بدن کو دھویا جائے۔

(درمختار معہ ردالمحتار، جلد2صفحہ312، مطبوعہ کوئٹہ)

مراقی الفلاح شرح نور الایضاح میں ہے:" (و) یسن (المبالغة فی المضمضة) وهو ایصال الماء لراس الحلق (و) المبالغة فی (الاستنشاق) وهی ایصاله الی فوق المارن (لغیر الصائم) والصائم لا یبالغ فیهما خشیة افساد الصوم۔لقوله علیه الصلاة والسلام"بالغ فی المضمضة والاستنشاق الا ان تکون صائما "یعنی کلی کرنے میں مبالغہ یعنی حلق کی جڑ تک پانی پہنچانا اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ یعنی ناک کے نرم گوشے سے اوپر تک پانی پہنچانا اس شخص کے لئے سنت ہے جو روزے سے نہ ہو جبکہ روزہ دار، ان دونوں چیزوں میں روزہ ٹوٹنے کے خطرے کے پیشِ نظر مبالغہ نہیں کرے گا۔ اس لئے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرو مگر یہ کہ روزے سے ہو (تو مبالغہ نہ کرو)۔

اس کے تحت علامہ سید احمد طحطاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:" قوله (والمبالغة) فیهما هی سنة فی الطهارتین علی المعتمد "یعنی کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا معتمد قول کے مطابق وضو اور غسل دونوں میں سنت ہے۔ **(مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی، صفحہ70، مطبوعہ بیروت)**

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں:"

ناک کے دونوں نتھنوں میں جہاں تک نرم جگہ ہے یعنی سخت ہڈی کے شروع تک دھلنا (غسل میں فرض ہے)۔۔۔اور یہ یونہی ہوسکے گا کہ پانی لے کر سونگھے اور اوپر کو چڑھائے کہ وہاں تک پہنچ جائے۔لوگ اس کا

بالکل خیال نہیں کرتے اوپر ہی اوپر پانی ڈالتے ہیں کہ ناک کے سرے کو چھو کر گر جاتا ہے بانسے میں جتنی جگہ نرم ہے اس سب کو دھونا تو بڑی بات ہے۔ ظاہر ہے کہ پانی کا بالطبع میل نیچے کو ہے اوپر بے چڑھائے ہر گز نہ چڑھے گا۔ افسوس کہ عوام تو عوام، بعض پڑھے لکھے بھی اس بلا میں گرفتار ہیں۔ کاش! استنشاق کے لغوی ہی معنے پر نظر کرتے تو اس آفت میں نہ پڑتے۔ استنشاق، سانس کے ذریعے کوئی چیز ناک کے اندر چڑھانا ہے نہ کہ ناک کے کنارہ کو چھو جانا۔ وضو میں تو خیر اس کے ترک کی عادت ڈالنے سے سنت چھوڑنے ہی کا گناہ ہو گا کہ مضمضہ واستنشاق بمعنی مذکور دونوں وضو میں سنت موکدہ ہیں۔۔۔۔ اور سنت موکدہ کے ایک آدھ بار ترک سے اگرچہ گناہ نہ ہو عتاب ہی کا استحقاق ہو مگر بارہا ترک سے بلاشبہ گنہگار ہوتا ہے۔۔۔۔ تاہم وضو ہو جاتا ہے اور غسل تو ہرگز اترے ہی گا نہیں جب تک سارا مُنہ حلق کی حد تک اور سارا نرم بانسا سخت ہڈی کے کنارہ تک پورا نہ دُھل جائے۔ یہاں تک کہ علماء فرماتے ہیں کہ اگر ناک کے اندر کثافت جمی ہو تو لازم کہ پہلے اسے صاف کرلے ورنہ اس کے نیچے پانی نے عبور نہ کیا تو غسل نہ ہو گا۔۔۔۔۔ اس احتیاط سے بھی روزہ دار کو مفر نہیں۔ ہاں اس سے اوپر تک اسے نہ چاہیئے کہ کہیں پانی دماغ کو نہ چڑھ جائے، غیر روزہ دار کے لیے یہ بھی سنت ہے۔ در مختار میں ہے:

"سننه المبالغة بمجاوزة المارن لغير الصائم۔ "(یعنی غسل کی سنتوں میں سے یہ بھی ہے کہ غیر روزہ دار ناک کے نرم حصے سے اوپر تک پانی پہنچانے میں مبالغہ کرے۔ مترجم)۔" (ملتقطاً)

نیز فوائد مسئلہ بیان کرتے ہوئے امام اہلسنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: "منہ کے ہر ذرہ پر حلق تک پانی بہنا اور دونوں نتھنوں میں ناک کی ہڈی شروع ہونے تک پانی چڑھنا غسل میں فرض اور وضو میں سنت موکدہ ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 1 حصہ 2، صفحہ 595،596، رضا فاؤنڈیشن لاھور)

لہٰذا پوچھی گئی صورت میں روزے کی حالت میں فرض غسل ادا کرتے وقت غسل کے تینوں فرائض ادا کئے جائیں گے۔ یعنی پورے جسم پر اچھی طرح پانی بہانے اور کلی کرنے کے ساتھ ساتھ ناک کے اندورنی تمام نرم حصے تک پانی پہنچانا بھی فرض رہے گا۔ اگر ایسا نہ کیا تو جنابت دور نہیں ہو گی اور ایسے شخص کا مسجد میں داخل ہونا یا نماز پڑھنا بھی ناجائز و گناہ ہے، بلکہ اس حالت میں پڑھی گئی تمام نمازوں کا از سر نو اعادہ بھی کرنا فرض ہو گا۔

تنبیہ:

ماہ رمضان المبارک میں عموماً بعض لوگوں میں یہ مسئلہ یوں بھی گردش کرتا ہے کہ **"روزے کی حالت میں فرض غسل کرتے وقت کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے کا عمل غروب آفتاب کے بعد کیا جائے گا، ورنہ روزہ ٹوٹ جائے گا۔"** اور حالیہ کچھ دنوں قبل ایک مسجد کے امام صاحب سے متعلق سنا گیا کہ انہوں نے اپنے مقتدیوں میں یہ مسئلہ بیان کیا کہ **"روزے کی حالت میں غسل فرض ہو جائے تو بغیر ناک کی نرم ہڈی تک پانی چڑھائے، غسل ہو جائے گا۔"** اور مقتدیوں کی جانب سے کئی بار وضاحت لینے کے بعد بھی وہ یہی کہتے رہے کہ **"روزہ دار کے لئے فرض غسل میں ناک میں پانی چڑھانا ضروری نہیں۔"** الامان والحفیظ۔

مذکورہ بالا دونوں باتیں دینی درست تعلیم سے ناواقفیت وجہالت پر دلیل ہیں۔ ان غلط مسائل بیان کرنے کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ عوام ان کے کہے کے مطابق فرض غسل ادا کریں گے اور نمازیں پڑھ کر مطمئن ہو جائیں گے کہ روزے بھی محفوظ رہے اور نمازیں بھی ادا ہو گئیں، جبکہ فرض غسل ادا نہ ہونے کے باعث نمازیں اصلاً ہی ادا نہ ہوں گی، بلکہ ذمہ پر باقی رہیں گی۔

یاد رہے کہ اپنے حسب حال دینی ضروری مسائل واحکام کا سیکھنا ہر خاص وعام مسلمان پر فرض ہے۔ عام عوام کے مقابل مذہبی طبقے اور بالخصوص مساجد کے ائمہ کرام پر ان ضروری مسائل سے درست آگاہی کی ذمہ داری کا بوجھ مزید بڑھ جاتا ہے، کیونکہ عام مسلمان اپنے روزمرہ کے دینی وضروری مسائل کبھی کبھار مذہبی طبقے سے وابستہ افراد اور ائمہ مساجد سے بھی پوچھ لیتے اور ان کے بتائے ہوئے جواب کے مطابق عمل پیرا بھی ہو جاتے ہیں۔ یاد رہے اگر اپنی اٹکل سے مسئلہ غلط بتایا جائے، تو اس کا وبال بہت سخت ہو گا کہ غلط مسئلے کے مطابق لوگ عمل کرتے رہے، تو اس پر جہاں وہ خود گناہگار ہوں گے، وہیں اپنی اٹکل سے غلط رہنمائی کرنے والے ائمہ مساجد بھی گناہگار ٹھہریں گے اور حدیث شریف میں اس فعل کی سختی کے ساتھ مذمت بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث شریف ابو داؤد کے حوالے سے **مشکوۃ المصابیح** میں ہے: " قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من أفتي بغير علم كان إثمه على من أفتاه "یعنی رسول اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کو بغیر علم کے فتوٰی دیا گیا، تو اس کا گناہ اس پر ہے جس نے اس کو فتوٰی دیا ہے۔ **(مشکوۃ المصابیح، صفحہ 35، مطبوعہ کراچی)**

جامع الصغیر میں مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے: " من افتی بغیر علم لعنتہ ملائکۃ السماء والارض "یعنی جس نے بغیر علم کے فتوی دیا اس پر آسمان وزمین کے فرشتوں کی لعنت ہے۔

(جامع الصغیر معہ فیض القدیر، جلد 6 صفحہ 101، بیروت)

اس لئے جو افراد اپنی نادانی اور شرعی احکامات سے ناواقفیت کی بنا پر اٹکل سے عوام کو یہ غلط مسائل بتاتے آرہے ہیں کہ (1) **روزہ کی حالت میں فرض غسل کرتے وقت کلی اور ناک میں پانی چڑھانے کا عمل غروب آفتاب کے بعد کیا جائے، ورنہ روزہ ٹوٹ جائے گا (2) روزہ دار کے لئے فرض غسل میں ناک میں پانی چڑھانا ضروری نہیں۔**" ان پر لازم ہے کہ وہ اپنے ان غلط مسائل بیان کرنے سے توبہ کریں اور عوام کو درست مسئلے سے آگاہ کریں اور کسی مستند سنی صحیح العقیدہ عالم دین و مفتی صاحب سے علم دین حاصل کریں اور جب تک علم دین اچھی طرح حاصل نہ کرلیں شرعی مسائل ہرگز بیان نہ کریں۔

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو الحسن جمیل احمد غوری عطاری

13 رمضان المبارک 1440ھ / 19 مئی 2019ء

الجواب صحیح

مفتی فضیل رضا عطاری

خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیر اہلِ سنّت کا مدنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک، دعوت اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مدنی التجاء ہے

نوٹ! دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے یا تحریر کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔